Scanned by CamScanner

فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ

عقیدہ ختم نبوت پر چالیس احادیث نبویہ کا گلدستہ

اربعینِ ختمِ نبوت

مرتب

پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی

(ایم ایس سی میتھ)

مرکزی مجلس رضا، لاہور

اللہ رَبُّ محمدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نام کتاب : اربعین ختم نبوت

موضوع : عقیدہ ختم نبوت پر چالیس احادیث

ماخوذ : فتاویٰ رضویہ

از امام اہلسنت مجدد دین ملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری

مرتب : پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی (ایم ایس سی میتھ)

صفحات : ۳۲

تاریخ اشاعت : ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ / جنوری ۲۰۱۹ء

قیمت : -/۴۰

ملنے کا پتا

دفتر مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور۔ 37225605

ابتدائیہ

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے جان و مال، عزت و آبرو، اولاد اور وطن ہر چیز کی قربانی دے دی، مگر تقدس الوہیت اور ناموسِ رسالت پر آنچ نہیں آنے دی، اسی طرح ختم نبوت ایسے اسلام کے بنیادی عقیدے کے تحفظ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دی، لیکن قصرِ نبوت میں نقب لگانے والے کسی بھی دشمن اسلام کو برداشت نہ کیا۔

پاسبانِ ختم نبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاں مرتد ہونے والے قبائل کو راہ راست پر لانے کے لیے متعدد دستے بھجوائے وہاں مسیلمہ کذاب کے فتنے کی سرکوبی کے لیے پہلے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا کمانڈر بنا کر بھیجا۔

اس طرح اولین پاسبانِ ختم نبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مجاہدین صحابہ کرام نے ختم نبوت کے ان باغیوں کا قلع قمع کیا، اس کے بعد مختلف ادوار میں طالع آزماؤں نے مسندِ نبوت پر بیٹھنے کی کوشش کی، لیکن امت مسلمہ نے ایسی کسی بھی ناپاک کوشش کو کامیابی سے ہمکنار نہ ہونے دیا۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام

احادیث مبارکہ کی روشنی میں قیامت تک مختلف ادوار میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب (جھوٹے) ظاہر ہوں گے۔ لہٰذا ہر دور میں ایسے کذاب پیدا ہوئے اور فدائیان ختم نبوت نے ان کذابوں کی گردنیں اڑا کر ان کو واصل جہنم کیا۔

اسود عنسی (۱۱ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ فیروز دیلمی نے محل میں گھس کر اس کی گردن توڑ کر ہلاک کیا۔

مسیلمہ کذاب (۱۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ میں اس کو نیزہ مار کر ہلاک کیا۔

مختار ثقفی (۶۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت مصعب بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے جنگ میں مارا گیا۔

حارث کذاب دمشقی (۶۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ عبدالملک مروان کے حکم پر ہلاک کیا گیا۔

مغیرہ عجلی (۱۱۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

بیان بن سمعان تمیمی (۱۱۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

بہافرید نیشاپوری نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، عبداللہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گرفتار کر کے ابومسلم خراسانی کے دربار میں پیش کیا جنہوں نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔

اسحاق اخرس مغربی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابوجعفر منصور کی فوج سے شکست کھا کر ہلاک ہوا۔

استاذ سیس خراسانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابوجعفر منصور کے حکم پر خازم بن خزیمہ نے اس کی فوج کو شکست دی اور اس کو گرفتار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔

علی بن محمد خارجی (۲۰۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ معتمد کے زمانے میں موفق نے اس کی فوج کو شکست دے کر اس کا سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھایا۔

بابک بن عبداللہ (۲۲۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔

علی بن فضل یمنی (۳۰۳ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ بغداد کے لوگوں نے اس کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

عبدالعزیز باسندی (۳۲۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ لشکر اسلامی نے محاصرہ کر کے شکست دی اور سر کاٹ کر خلیفۃ المسلمین کو بھجوا دیا۔

حامیم مجلسی (۳۲۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ قبیلہ معمودہ سے احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں مارا گیا۔

ابومنصور عیسی برغواطی (۳۶۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست ہوئی اور ہلاک ہوا۔

اصغر تلغبی (۴۳۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم نصرالدولہ بن مروان نے ایک دستہ بھیج کر اس کو گرفتار کروایا اور جیل میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

احمد بن قسی (۵۶۰ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم عبدالمومن نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

عبدالحق مرسی (۶۶۸ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اس نے ایک روز فصد کھلوایا۔ قہر الٰہی سے خون بہتا رہا، یہاں تک کہ ہلاک ہوا۔

عبدالعزیز طرابلسی (۷۱۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، حاکم طرابلس کے حکم پر ایک لشکر نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

سابقہ چاروں صدیوں میں سلاطین اسلام کے باہمی انتشار اور دین سے دوری کی بنا پر ممالک اسلامیہ میں فرنگیوں کا تسلط بڑھ گیا۔ اس وجہ سے بایزید روشن ۹۹۰ھ بہاء اللہ نوری ۱۳۰۸ھ اور غلام احمد قادیانی ۱۳۲۶ھ وغیرہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) سزائے موت سے بچے رہے البتہ قہر الٰہی سے بے نام و نشان مٹ گئے۔ (ادارہ)

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ماننا اللہ سبحنہ وتعالیٰ کو اَحَدٌ صَمَدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جاننا فرضِ اول ومناطِ ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرض اجل وجزوایقان ہے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے)۔ (سورہ الاحزاب آیت ۴۰) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک وتر ذکو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور (کسی کو نبی و رسول کہنا) ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشانہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے۔ خاتم الانبیاء الاخیار کا فتویٰ ہے۔ علی مرتضیٰ وبتول زہرا و حسن مجتبیٰ وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم و مولاھم وعلیہم وسلم

کافر کون:

شفاء میں ہے:

ایسے شخص کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ اسی لیے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے۔ اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کیے کا خلاف ظاہر کرتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے۔ مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:

اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے مختصراً۔ (ت)

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ت)

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، جدید انڈیا جلد ۲۲، صفحہ ۹۱، ۹۲)

دعائے رضا:

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمد میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ (ت) (آمین) (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵، صفحہ ۵۸۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۵۶)

اربعین ختم نبوت

۱۔ خاتم النبیین

بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا:

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلمِ قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم)"

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ماخص بہ ... عالم الکتب بیروت ۲/ ۱۳۷۔
فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۴، فتاویٰ رضویہ شریف جدید انڈیا جلد ۲۰ صفحہ ۹۴۔ جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ)

۲۔ صحیفہ خلیل اللہ علیہ السلام میں ذکر خاتم الانبیاء

ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیۃ بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دار صادر، بیروت ۱/ ۱۶۳،
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۵، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۵)

۳۔ کتب سماویہ میں اسم محمد (ﷺ)

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے: احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل

سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے، پاکیزہ)۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم ... المکتب الحدیثیہ شارع الجمہوریہ العابدین ۱/ ۱۹۳،
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۶، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۶)

۴۔ مقامِ خاتم النبیین

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم سے عرض کی: حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

(مختصر تاریخ دمشق، ابن عساکر ذکر ما خص بہ وشرف بہ من بین الانبیاء، دار الفکر بیروت ۲/ ۱۳۷-۳-۶،
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۶، جدید انڈیا جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

۵۔ شبِ اسریٰ میں بیانِ ختم نبوت اور آخری امت کی انفرادیت

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

شبِ اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے

دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور اُمتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

(تاریخ البغداد: ترجمہ ۲۵۵/۷، ابوعبداللہ احمد بن محمد النزلی، دار الکتاب العربی، بیروت ۱۳۰/۵،
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۷۔ جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۷)

۶۔ دیدارِ باری تعالیٰ اور ختم نبوت

ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابویعلیٰ و بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بہ ترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت واعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اوّل اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بار اتار لیا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحۂ دیوان نبوت وخاتمہ دفتر رسالت بنایا۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم تم سے افضل ہوئے۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزجلالہ

نے ان سے کلام کیا اور فرمایا: میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت (شریف) میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے میں نے تیرے لیے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ "سبحان الذی اسریٰ" المطبعۃ المیمنۃ مصر، ۱۵/۷ تا ۹،
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۷)

۷۔ شفاعت خاتم النبیین

احمد و بخاری ومسلم وترمذی حدیث طویل شفاعت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

اولین وآخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ مبارک وسلم کے حضور آکر عرض کریں گے حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۶۸۵/۲۔
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۹)

۸۔ حضرت جبریل علیہ السلام اور ختم نبوت

ابونعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حَلبَس سے مرسلاً اور دارمی و ابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس الخولانی عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ سے موصولاً راوی وھذا لفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر

کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ مبارک وسلم

حدیث متصل میں یوں ہے:

جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کا شکم پاک چاک کیا، پھر کہا: مضبوط، محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں، انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر رہنے والے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جا قبہ الشریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ۱/۱۶۲،
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۰، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۹)

۹- بشارت میلاد خاتم النبیین

ابونعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انھوں نے فرمایا: میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو اس کی پیروی کرلے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انھیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہوا گر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تُو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے، ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز

سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(الخصائص الکبریٰ، باب ما جاء فی قبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۶۲،
تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قبہ من انعل، ۱/۹۷۳، الخائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ التوراۃ والانجیل، ۱/۳۶،
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۱، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۹۹)

۱۰- قبل از ولادت شہادت رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ بارک وسلم

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کی شہادت دیتے ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہِ حرا کو جاتے تھے۔ انھوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی اس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولادِ عبد المطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں مَیں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں تمھیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا اسلام انھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، وہ میانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت وقلت

میں معتدل، اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، اُن کے شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی اُن کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا "قد رأیته فی الجنة یسحب ذیله"۔ میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد و ابی نعیم عن عامر بن ربیعہ باب اخبار الاحبار، دار الکتب الحدیثہ ۱/ ۶۱-۶۲
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۲، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۰)

۱۱- میلاد النبی پر خاص ستارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب

انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب، بیروت، ص ۱۷۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۴، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۲)

۱۲- اہل مدینہ کو بشارت میلاد النبی

زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(الخصائص الکبریٰ، باب اخبار الاخیار بحوالہ ابی نعیم دار الکتب، ۶۸/۱۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۶، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۳)

۱۳- اسماء النبی

اجلہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی، نسائی و امام مالک و امام احمد و ابو داؤد طیالسی و ابن سعد و طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

بیشک میرے متعدد نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اسمائہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲۶۱/۲۔
شعب الایمان بیہقی، فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۱۳۹۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱/۲۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۴۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۴)

۱۴-الحاشر والعاقب

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کنیسہ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب تھا، فرمایا: اے گروہِ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جوگواہی دینے والے ہوں کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم)، اللہ عزوجل سب یہود [illegible] سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ "بَآءُو [illegible] بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ فَبَآءُوا بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ" (اور خدا کے غضب میں لو[illegible] غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ (ت) (البقرہ آیت ۶۱ - ۹۰) اٹھالے گا، [illegible] کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا:

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفےٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مطبع دار الفکر، بیروت، ۴۱۵/۳۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۵۹، جدید ایڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۳)

۱۵-رب تعالیٰ کی پسند

دارمی ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(کنز العمال بحوالہ الدارمی، حدیث: ۳۲۰۸۰، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۴۴۲/۱۱۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۰، جدید ایڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۴)

۱۶-حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخِ رسول کو طمانچہ

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری ومسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا:

قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا وہ بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے فرمایا: عمر! تم اس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ وابراہیم خلیل اللہ ونوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو ونحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روزِ قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث: ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی، ۵۱۱/۱۱۔
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۱، جدید ایڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۴)

۱۷-دریائے رحمت

بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و

بارک وسلم فرماتے ہیں: "انما بعثت فاتحا و خاتما" میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

(بیہقی شعب الایمان، حدیث: ۵۲۰۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۳۰۸/۴۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۱، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۴)

۱۸- آخرین بعثت

ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابونعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے آیۂ کریمہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ کی تفسیر میں فرمایا:

میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

قتادہ نے کہا: فبداء بی قبلھم اسی لیے رب العزت تبارک وتعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پرنور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۂ واذ اخذنا من النبیین، حدیث: ۱۷۵۹۴، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکۃ المکرمۃ، ۳۱۱۶/۹۔
تفسیر بغوی المعروف، معالم التنزیل علی ہامش الخازن تحت آیۂ واذ اخذنا من النبیین مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، ۲۳۲/۵۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۱، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۵)

۱۹- انبیاء کرام علیہم السلام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوقیت

ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم تو سب

انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روزِ میثاق نکالیں اور انھیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے کلمۂ بلیٰ عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکونہ اول النبیین فی الخلق، دارالکتب الحدیثہ بعابدین، ۹/۱۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۲، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۵)

۲۰- ندائے یارسول اللہ بعد وصالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابوعبداللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابوالعباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفاتِ حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم حضور کو ندا وخطاب کرکے عرض کیے ہیں اُنھیں میں گزارش کرتے ہیں:

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم وموسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(المواہب اللدنیہ، باب وفات صلی اللہ علیہ وسلم، مکتب الاسلامی، بیروت، ۵۵۵/۴۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۲، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۵)

۲۱-چھ خصائص

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

میں تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لیے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسویٰ اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ورُسُل ختم کیے گئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب مواضع الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/۱۹۹۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۴، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۷)

۲۲-قائد المرسلین

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

میں تمام پیغمبروں کا پیشوا ہوں اور یہ کچھ بطور فخر نہیں فرماتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(سنن الدارمی، حدیث: ۵۰، باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، دار المحاسن، قاہرہ، ۱/۳۱۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۵، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۷)

۲۳-لوحِ محفوظ میں ذکر ختم نبوت

احمد و حاکم و بیہقی و ابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

آدم سرو تن بآب و گل داشت
گو حکم بملک جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم بحکمِ خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے۔)(ت)

(المستدرک، کتاب التاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، دار الفکر بیروت، ۲/۶۰۰۔
کنز العمال، حدیث: ۳۲۱۱۴، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۱/۴۴۹۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۵، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۷)

۲۴-لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے:

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوحِ محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(المواہب اللدنیۃ، باب سبق نبوتہ، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۵۷۔
مطالع المسرات، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۹۸۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۵، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۸)

۲۵-قصر نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری، مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور

احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظِ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی، حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(مشکوۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، مطبع مجتبائی، دہلی ص ۵۱۱۔
صحیح البخاری باب خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۰۱، صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، ۲/۲۴۸۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۸)

۲۶۔ اول و آخر

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

"اول الرسل اٰدم و اٰخرھم محمد" سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور سب میں پچھلے محمد۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(نوادر الاصول حکیم ترمذی، ۱۶۹ و ۱/۱۶۴۔ فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۹)

۲۷۔ گوہ کی گواہی

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سُلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا: من تعبد؟ تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی:

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔

فرمایا: فَمَنْ انا؟ بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی:

حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و انک رسول اللّٰہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الظبی والضب، عالم الکتب، بیروت، ۲/۱۳۴۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۹)

۲۸-مہرِ نبوت

ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبيين حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(جامع ترمذی، ابواب المناقب باب ماجاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، امین کمپنی کتب خانہ رشیدہ، دہلی، ۲۰۵/۲۔
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۰)

۲۹-مشکل کشائی

طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(المعجم الاوسط، حدیث: ۹۰۸۵، مکتبۃ المعارف، الریاض، ۳۶/۱۰۔
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۰)

۳۰-انبیاء کرام کی سیاست اور ختم نبوت

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے

بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۴۹۱/۱۔
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۰)

۳۱-ختم نبوت ورسالت

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح برشرط صحیح مسلم "کما قاله الحاکم واقره الناقدون" (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے)۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

(جامع الترمذی، ابواب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۵۱/۲۔
فتاوٰی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۰)

۳۲-ختم نبوت اور رویائے صادقہ

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ صحیح راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے اپنے مرضِ مبارک میں جس میں وصالِ اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرِ انور پر پٹی بندھی تھی لوگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر باب مبشرات، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۰۳۵/۲۔
المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث:۳۰۵۱، مکتبۃ الفیصلیہ، بیروت، ۱۷۹/۳۔
سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ، ص ۲۸۶۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۰، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۰)

۳۳-اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد وترمذی وحاکم بتصحیح ورؤیانی وطبرانی وابویعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی وابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک وحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۲۰۹/۲۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۱، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۱)

۳۴-ختم نبوت اور وفات ابن رسول سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے۔

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کو دیکھا تھا۔ فرمایا اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے۔ مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الآداب باب من سمی باسماء الانبیاء، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۹۱۴/۲۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۱، جدید، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۱)

۳۵-تیس دجالوں کی پیشین گوئی

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی، ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم (اور بخاری کے الفاظ میں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ت)

(صحیح البخاری، کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۰۵۴/۲۔
سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلھا، ۲۲۸/۲۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۴، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۳)

۳۶-حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ختم نبوت

حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین سے راوی، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا:

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

(صحیح البخاری، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۵۶۲/۱۔
جامع الترمذی، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ۱۱۳/۲۔
صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲۷۸/۲۔
مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت سعد ابن ابی وقاص، دار الفکر، بیروت، ۱۸۲/۱۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۶، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۴)

۳۷-خدا چاہتا ہے رضائے محمد

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا۔ پھر بعد نماز فرمایا:

اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمہارے لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا بیماری نہ تھا۔

(کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر وطس وابن شاہین فی السنہ حدیث: ۳۶۵۱۳ موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۷۰/۱۳۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۷۷، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۶)

۳۸-نصرانی کی شہادت ختم نبوت

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا:

بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(المعجم الکبیر، حدیث: ۱۵۳۷، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۱۲۵/۲۔ دلائل النبوۃ، ابونعیم، عالم الکتب، بیروت، ۹/۱۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۶۹۳، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۳۷)

۳۹-ہجرت عم نبی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابویعلیٰ وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر وابن النجار حضرت سہل

بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رؤیانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

اے چچا! اطمینان سے وہیں ٹھہرے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

(تہذیب تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمہ عباس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۳۵/۷۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۷۰۰، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۴۲)

۴۰-دراز گوش اور ختم نبوت

ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا: تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلھم لایرکبہ الا نبی اُن سب پر انبیاء سوار ہوا کیے وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا

اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم یاد فرماتے ہیں جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں میں گر کر مر گیا۔

یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انھوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لیے ہوں۔ الحدیث (ت)

(المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع فصل اول، المکتب الاسلامی بیروت، ۵۵۴/۲۔
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثانی والعشرون، عالم الکتب، بیروت، ص ۱۳۸۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۷۰۳، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۱۴۵)

رسول اللہ کی گواہی

طبرانی معجم کبیر میں وَبَر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

(المعجم الکبیر، حدیث: ۱۴۱۲ از وبر بن مشہر الحنفی، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۱۵۴/۲۲۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۵۸۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۵۶)

عاشق رسول امام احمد رضا کی گواہی

"وانا اشھد معك یا رسول اللہ" (یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔ ت) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کی بارگاہِ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ

کتابعد د دانہائے ریگ وستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوٰت وارض و حاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے "و کفی باللہ شھیدا" (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ت) کہ ان اقوال مذکورہ (قادیانی کے کفریہ عقائد) کا قائل بیباک کافر و مرتد ناپاک ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۵۸۹، جدید انڈیا، جلد ۲۲، صفحہ ۵۶)